اور بولے اِس وقت تو تم ہمارے مہمان ہو۔ سیاسی باتیں بعد میں ہوں گی ـــــ پھر تو میری سب سے زیادہ دوستی ان ہی سے ہوئی۔ جیل کئی اعتبار سے بہت اچھی جگہ ہوتی ہے۔ یہاں لوگ ایک دوسرے کو انسان کی حیثیت سے دیکھتے اور اس کا احترام کرتے ہیں۔

مجھے یہ معلوم ہو کر بڑی خوشی ہوئی کہ ان سب کے پاس کتابوں کا بڑا اچھا ذخیرہ ہے انھوں نے کہا "تم کو کتابوں کی پریشانی نہ ہوگی"۔ مجھے یہ تجربہ پہلے سے بھی تھا کہ جیل میں سب سے بڑا مسئلہ پڑھنے کا ہوتا ہے۔ یہاں ہم لوگ مجبور ہوتے ہیں کہ پڑیا میں اگر کوئی چیز آئے تو اُس کے کاغذ کو بھی پڑھ لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نوجوان جو کتابوں سے "الرجک" ہوتے ہیں وہ بھی اگر جیل چلے جائیں تو انھیں پڑھنے کی اہمیت کا احساس ہو۔ کیونکہ جیل میں وقت کی رفتار بہت سست ہوتی ہے۔ اِس وقت مجھے یہ اطمینان ضرور ہوگیا تھا کہ اتنے لوگوں میں وقت اچھا گزر جائے گا اور سچ یہ ہے کہ ان کے ساتھ وقت بہت اچھا گزرا۔ ہم لوگ خاصی بحثیں کرتے، ساتھ کھانا کھاتے اور باوجودیکہ ہم لوگ ایک دوسرے سے خاصے اختلافات رکھتے تھے لیکن یہ اختلافات ہمارے دلوں میں کوئی میل نہ آنے دیتے۔ یہاں پر کوئی کسی کی نیتوں پر شبہ نہیں کرتا تھا۔ سب ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے پر اتفاق رکھتے تھے۔ باہر سیاسی فضا خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ آزاد ہند فوج کا ہنگامہ شروع ہوگیا تھا کہ ایک روز صبح صبح جب ہم اخبار کا انتظار کر رہے تھے تو جیلر صاحب خود بہ نفس نفیس تشریف لائے اور بولے "میں آپ لوگوں سے بے حد شرمندہ ہوں۔ میں اپنی سرکاری ڈیوٹی کی وجہ سے مجبور ہوں کہ مجھے سنسر کیا ہوا اخبار دینا پڑ رہا ہے"۔ یہ کہہ کر انھوں نے فائل سے اخبار نکالا ـــــ جو اخبار سے زیادہ ردّی کی شکل تھا، پورا کٹا ہوا۔ پہلا صفحہ پورے کا پورا غائب تھا۔ کاٹنے والے نے یہ اہتمام کیا تھا کہ اشتہارات کو چھوڑ دیا تھا اور غیر اہم خبریں ہمارے حوالے کر دی تھیں۔ اس میں واقعتاً پڑھنے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ ہم سب کھڑے ہوئے تھے۔ غصّے کا نام و نشان نہ تھا۔ سب اداس تھے کہ ضرور کوئی بڑی انہونی بات ہوگئی تھی۔ عجیب و غریب ذہنی کیفیت تھی ضرور کہیں پر گولیاں چلی ہیں ـــــ مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو، سردار پٹیل اور دوسرے لیڈروں کی شکلیں آنکھوں کے سامنے پھر گئیں۔ جیلر نے ہماری بدحواسی کو بھانپ لیا۔ کہنے